

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol #110

Track no: 1

Time:58:24

توحید کیا ہے ؟

... بسم اللہ

والذین جاهدوا فینا لنہدینہم سبلنا... اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے میں... جو لوگ میرے لئے یعنی مجھے پانے کے لئے، میرے سے قریب ہو نہ کے لئے یا میرا عرفان حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں تو میں ان کے اوپر اپنے راستے کھول دیتا ہوں اس آیت مبارک میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا ایک راستہ نہیں ہے بلکہ شمار راستے ہیں لیکن اس کے شمار راستوں کے لئے کسی ایک مرکز کا ہونا ضروری ہے جیسے کراچی شہر ہے اب کراچی شہر میں داخل ہونے کے لئے ٹھہرے سے بھی راستے ہیں، حیدرآباد سے بھی راستے ہیں، بلوچستان سے بھی راستے ہیں بلکہ شمار راستے اس وقت متعین ہوتے ہیں جب پہلے سے کراچی شہر موجود ہے اگر کراچی شہر موجود ہے تو راستے زیر بحث نہیں جائیں گے ایک شہر میں داخل ہونے کے لئے بلکہ شمار راستے ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں لیکن ضروری ہے کہ وہ راستے جہاں جاکر ختم ہوں یا وہ راستے جہاں سے شروع ہوں اس کا کوئی مقام ہو، اس کا کوئی نام ہو، اس کا کوئی محل وقوع ہو، اس کی اپنی کوئی پہچان ہو، اور اگر وہ پہچان کی جگہ نہیں ہے کوئی محل وقوع نہیں ہے اور اس کا کوئی نام نہیں ہے شہر کا تو اگر پچاس راستے بھی نکل جائیں تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ راستے اس شہر کی طرف اس کراچی کی طرف یا لاہور کی طرف جا رہے ہیں اب راستے چلنے کے لئے مرکزیت کا ہونا ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جہدوا... جو لوگ کوشش کرتے ہیں... میں حاصل کرنے کے لئے یہ دنیاوی بات یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا ماننا ہے اللہ تعالیٰ کو اس طرح ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی نہیں ہے میں وجوہ مخلوق کا سنبھال سکتی ہوں، کوئی اور ہستی نہیں ہے میں جو خالق کا وقت پورا کرتی ہوں، کوئی اور ہستی نہیں ہے میں جو خالق ہوں، صرف اللہ ہے تو پہلے یہ تعین کرنا ہے کہ ایک اللہ ہے وحدہ لا شریک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی نے میں پیدا کیا، اس نے میں زندہ رہنے کے لئے وسائل مہیا کئے وہی میں پیدا کرتا ہے، وہی میں زندہ رکھتا ہے، وہی میں موت دیتا ہے، وہی میں موت دینے کے بعد زندہ دوبارہ کرے گا تو پہلے یہ تعین کرنا ضروری ہے کہ ایک اللہ ہے ایسا اللہ

جس کا کوئی شریک نہیں جو رد نہیں ہے، جو راحمن نہیں ہے، اس کے علاوہ کوئی رحمن نہیں ہے اس کے علاوہ نہ کوئی رحیم ہے اس کے علاوہ نہ کوئی رب ہے اس کے علاوہ نہ کوئی وسائل دینے والا ہے وہ واحد ذات ہے ایک ہے اللہ قل واللہ احد... پیغمبر آپ فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے اس جیسا کوئی ہے نہیں کوئی تذکرہ میں بات نہیں آسکتی کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی ہے تو پہلا یہ بات تو تسلیم ہو کہ اللہ ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اب جب آپ اس تعین کے ساتھ کوئی راستہ چلتا ہے اور اللہ کو تلاش کرنے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے... عربی آیت... کہ ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ ہم اپنے بند کو اس را منستہ پر لے آئیں گے جن راستوں پر چل کر بندہ ہم پہنچ جائے گا اور والدین جہدو... اور وہ ہم لوگ جہدو... کوشش جہد کوشش کرتے ہیں فیما... فیما... مارے لئے مارے اندر مارے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ہے تو تان کی کوشش کا محور یہ ہوتا ہے کہ ہمیں جس طرح بھی ممکن ہے واللہ کی قربت حاصل کر لیں جس طرح بھی ممکن ہے وہ میالہ کا عرفان حاصل کرنا ہے، اللہ کو پہچانا ہے، اللہ کو دیکھنا ہے، اللہ سے باتیں کرنا ہے اللہ کی اپنی عرض معروضات پیش کرنی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کچھ تم مجھ سے مانگو میں دوں گا دعا بھی کرو میقبول کرو گا وعدہ ہے اللہ کا تو جب ہم یہ سوچ کر اپنا اذہن بنا کر اللہ وحدہ لاشریک ہے اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں ہے کوئی قالب نہیں ہے جب اس کے اندر اس کے لئے ہم جدوجہد کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ایسے راستے دیکھا دوں گا جن راستوں پر چل کر وہ بندہ مجھ تک پہنچ جائے گا اب یہ راستہ چلنا راستہ بھی اس وقت تک نہیں چل سکتا جب تک آپ کو اس راستے کا امکان نہ ہو کیونکہ راستے تو دس ہیں ابھی آپ یہاں سے جائیں گے مراقبہ مال تو سب کو پتا ہے لاندھی کو راستہ جا رہا ہے، یہ گلشن کو راستہ جا رہا ہے، یہ بلوچستان کو راستہ جا رہا ہے، یہ صدر کو راستہ جا رہا ہے یعنی جب تک آپ کو راستہ کے بارے میں علم نہیں ہو گا تو آپ راستے اختیار نہیں کر سکتے یہ روزانہ تجربہ کی بات ہے کہ ہم لاندھی جانے والے لوگ جو ہیں ان کو پتا ہے فلاح جو روز جو ہے کبھی چاول والی بس میں نہیں بیٹھ گئے صدر جانے والے لوگ وہ جناب کبھی گلشن کی بس میں نہیں بیٹھ گئے کیوں...؟ سلئے کہ انہیں اس بات کو علم ہے کہ فلاح روڑ کی بس جو ہے فلاح مقام پر پہنچے گی تو اب یہ بات بالکل طے شد ہے کہ جب تک راستے کا علم نہیں ہو گا آپ بھٹکتے رہیں گے ہو سکتا ہے پہنچ جائیں یا نہ امکان ہے کہ آپ اپنے مقام پر پہنچ سکیں نہیں سکتے مثلاً آپ کو یہاں سے جانا ہے گلشن اقبال جا نا ہے آپ بیٹھ گئے بس میں ٹاور کی اب کیا وجہ ہے کہ آپ کیوں اتر گئے کہ نہیں بھئی مجھ تو گلشن جا نا ہے وہ تو کہہ گئے بھئی یہ تو آپ غلط آگئے آپ کو تو اس طرف جانا چاہئے اس بس میں بیٹھ جائو آپ اس بس میں بیٹھ گئے کسی ایسی بس میں بیٹھ گئے جس نے آپ کو ملیر پہنچا دیا اب وہاں جا کر کھڑے لگے بھئی مجھ تو گلشن جا نا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے

کہ جب آپ راستہ صحیح اختیار کریں گے جب ہی آپ منزل تک پہنچ سکیں گے
 اگر آپ صحیح راستہ اختیار نہیں کریں گے تو آپ منزل تک نہیں پہنچیں گے یہ
 ہماری روزمرہ زندگی کے معاملات ہیں آدمی اس بات سے واقف ہے اور اس
 کی پریکٹس ہے کہ سب کو پتا ہے میں فلاح بس میں بیٹھوں گا تو فلاح بس میں
 بیٹھوں گا تو لانڈھی پہنچوں گا اور اگر نہ یہ معلومات ہو تو آپ پوچھتے ہیں کئی
 بھئی مجھے ٹاور جانا ہے مجھے کون سی بس میں بیٹھنا ہے تو اس پوچھنے کے بعد
 آپ بس میں بیٹھیں گے تو آپ صحیح مقام پر پہنچ جائیں گے تو یہ تین باتیں اس
 وقت بیان ہوئیں ایک تو یہ راستہ پر چلنے کے لئے کسی مرکز کا تعین ہونا
 ضروری ہوتا ہے اگر آپ لاہور میں تو لاہور کا مرکز آپ کے ذہن میں بند
 گا یا پنی جا رہے ہیں تو پندی کا مرکز ذہن میں بند گا یہ ایک مثال ہے اور آپ
 اگر اللہ کی طرف جارہے ہیں تو اللہ کے لئے مرکزیت ضروری ہے جب تک آدمی
 کے ذہن میں اللہ کی مرکزیت نہیں ہوگی تو وہ راستہ اختیار نہیں کرے گا جو
 راستہ قدم قدم بڑھا کر اللہ تک لیجا رہا ہے والدین... اور وہ لوگ جو میرے لئے
 جدوجہد کرتے ہیں کو شش کرتے ہیں ان کو اپنے راستوں کی ہدایت اب راستہ
 سبیلنا... یعنی یہ شمار راستہ آپ اللہ تک پہنچنے کے اب یہ یہ شمار راستوں میں
 انتخاب کرنا ایک بات کے انتخاب کیسے کرے آدمی کون سا راستہ ہے کہ جس
 راستہ پر چل کر میں اللہ سے رسوائی حاصل کروں اس کے لئے ضروری ہے کہ
 آپ کو راستوں کا علم حاصل ہو جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کوئی جنگ کا
 راستہ ہے، کوئی لانڈھی کا راستہ ہے آپ کو علم ہے تو راستوں کا جب تک علم
 نہیں ہوگا ہم سڑک ہی نہیں پکڑیں گے تو علم کے لئے ضروری ہے کہ آپ کام
 کوئی استاد ہو استاد سے کوئی غیر علم آپ کو حاصل نہیں ہوتا، اب جب اللہ کے
 بند کے درمیان جو ایک تعلق ہے مخلوق کا اور خالق کا اس کے بارے میں جب آپ
 غور کریں تو آپ کو ایک ہی بات سمجھ میں آئے گی وہ یہ اللہ اور اس کے بند
 کا تعلق علم کے علاوہ کچھ نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں
 یعنی اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبراں کو بھیجا ان پیغمبروں نے ہمیں یہ علم عطا کیا کہ
 اللہ ہے اور ایک ہے بھئی حضور نے فرمایا اللہ ہے ایک ہے اگر حضور پاک ہے یہ
 کہہ دیتے کہ اللہ دو ہے تو ہم یہ ماننے پر مجبور تھے کہ اللہ کو دو ماننے پر لیکن
 حضور نے کہا اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے انسان کے لئے ضروری
 ہے کہ وہ توحید پر اللہ کو ایک ماننا ہو تو یہ باسٹ کہ اللہ ایک ہے اس کو ہم
 علم کے علاوہ ہم کوئی نام نہیں دے سکتے یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار
 پیغمبروں نے لاکھوں کروڑوں سال میں نوع انسانی کو اس علم سے آشنا کیا کہ
 اللہ ایک ہے اللہ ہے، اللہ ہے لیکن اللہ ہے ایک ہے دو چار دس بیس نہیں
 حضور پاک کے کا مشن شروع ہوا اسلام کا تو وہ یہی تھا کہ خانہ کعبہ میں جو
 تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے ہیں ہر قبیلہ کا، ہر ملک کا الگ الگ بت تھا تو
 حضور پاک نے یہی بات فرمائی کہ جو ایک متواتر خبر آ رہی ہے آدم سے لیکر
 اب تک مجھ تک تو یہی ہے اللہ تین سو ساٹھ نہیں ہے وہ اللہ تو ایک ہے اور

اسی بنیاد پر قریش مکہ نے حضور پاک کی مخالفت کیا اور کہا کہ اللہ تو ایک کیسہ ہو سکتا ہے اللہ تو تین سو ساٹھ ہیں یہ رکھ ہوئے بیسار خانہ کعبہ میں رکھ ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا نہیں اللہ ایک ہے اور وہ اللہ وہ ہے جو تمہارا رب ہے تمہیں بارش کا پانی دیتا ہے، تمہیں کھیتی باری میں تمہارا کھانہ پینے کی چیزیں پیدا کرتا ہے، تمہیں پھل عطا کرتا ہے، تمہیں بچہ دیتا ہے، جوان کرتا ہے، بوڑھا کرتا ہے، ہوا دیتا ہے لیکن جب یہ تین سو ساٹھ بتائیں ان میں تو اتنی بھی صلاحیت نہیں اگر ان پر مکھی بیٹھ جائے تو یہ اڑا دیں تو ایسی چیز جو پتھر کی ہے وہ اس میں جان دینا ہے، تم نے اپنے ہاتھ سے اس کا تراش لیا اس کی آنکھ بنا دی اس کی انک بنا دی بڑے بڑے کان بنا دیئے ڈراونی شکل بنا دی کوئی اس کو خوبصورت بنا دیا کوئی موٹا بنا دیا تو وہ کہتے ہیں حضور یہ بتائیں یہ کیسہ ممکن ہے انسانوں کی بنا ئی ہوئی تصویر خدا کیسے ہوگئی ہے انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اب سوچنے کی بات ہے آنکھوں دیکھی بات کو کیوں نہیں تسلیم کیا اپنے ہاتھ سے انہوں نے پہاڑ میں سے پتھر کاٹا اس پتھر کو تراش دیا اس کی آنکھیں بنائی ناک کان سب اس کی تصویر بنا ئی اور اسکا نام خدا رکھ دیا، ببیل اور کیا کیا نام بے شمار نام آپ نے پڑھیں وہ نگہ تاریخ میان کی سمجھ میں ہے بات کیوں نہیں آئی ہمارے ہاتھ کے بنائے ہوئے مررتیاں خدا کیسے ہو سکتیں ہیں؟ اصول تو یہ ہے کہ نا چاہئے کہ جو چیز بنا نے والا ہے وہ خالق ہے اب ہم نے ایک چیز بنا ئی ایک بت بنا یا وہ بت خالق کیسے ہوا یا بنا نے والا خالق ہوا جس نے تصویر بنائی وہ خالق ہوا لیکن ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی اب سوچنا ہے ان کی سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آئی ان کی سمجھ میں یہ بات اس لئے نہیں آئی کہ انہوں نے توحید کا جو علم تھا اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کون کہتا ہے توحید ان کا جو علم ہے وہ ہی علم ہے نہ یہی جو پیغمبروں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے متواتر اعلان کیا ہے ہم اسے نہیں مانتے ہم تو اس بات کو مانتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اس علم کو پوچھتے تھے اور انہوں نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ خدا ہے اس لئے سارا جھگڑا شروع ہوا آپ دیکھئے حضور پاک نے کسی کسی کیسے ازیتیں تکلیفیں اٹھائیں ان کا بائیکاٹ کر دیا کھانا پینا بند کر دیا راستے میں کانٹے بچھا دیئے اونٹ کی اوج رکھ دی اور کیا کیا یہ سب آپ کو سیرت میں ملتا ہے اللہ کے فضل و کرم سے تھوڑا سا سب کو علم ہے لیکن حضور پاک نے ایک ہی بات فرمائی کہ بات وہی صحیح ہے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مسلسل کہتے رہے کہ اللہ ایک ہے اور اللہ ایک ہے اور اللہ کا اکسی مادیت سے کسی تفکر سے کسی پانی سے وہ ایسی ذات ہے جس کو ہم شعور میں بیان تو کر سکتے ہیں لیکن مظاہر کی شکل میں تصویر بنا کر اسے پیش نہیں کر سکتے یہ ایک کوشش ہے وہی رسول اللہ کو لوگ اذیتیں، تکلیفیں پہنچاتے رہے انتہاء یہ کہ وہ حضور کو جرت بھی کرنی پڑی جو لوگ بالکل ابتداء میں اسلام رائج حضرت بلال فحشی، حضرت ابوبکر غفاری، بڑے بڑے لوگ انہوں نے کسی کسی تکلیفیں اٹھائیں اور بالآخر

ہوا یہی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے جو علم نوع انسانی کو عطا تھا اس علم کو انہوں نے تسلیم کرنا پڑا اور انہوں نے کہا صاحب لا الہ الا محمد رسول اللہ... کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد رسول اللہ کے رسول اور بند ہیں تو اس نقطہ پر آپ جب غور کریں گے تو یہاں اسی بات آپ کی سمجھ میں آئے گی کہ جب رسول اللہ نے توحید کا اعلان فرمایا تو دراصل ان بت پرستوں کو اس علم سے آشنا کیا جو علم اللہ کی توحید سے ہے اور جب وہ علم انہیں حاصل ہو گیا وہ سارے مسلمان ہو گئے جب تک وہ علم حضور کا پھیلا یا گیا اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا پھیلا یا ہوا علم مسلمانوں کے اندر منتقل ہوتا رہا مسلمان اس علم پر یقین کرتے رہے تو مسلمان کورعروج ہوتا رہا مسلمان ترقی کرتے رہے ساری دنیا پر چھا گئے اور جیسے جیسے یہ علم مرتب ہوا لوگوں کے ذہنوں میں شقوق و شبکات آگئے لوگوں نے اسلام کا نام ہی تفرک رکھ لیا اب تو صورت حال یہ ہے اب آپ سے بھی پوچھیں آپ کون ہیں؟ تو آپ یہ نہیں کہتے ہم مسلمان ہیں آپ کہہ گئے ہم دیوبندی ہیں، ایک کہہ گئے ہم بریلوی ہیں، دوسرے کہہ گئے ہم وہابی ہیں، تیسرے کہہ گئے، چوتھے ہم اہل حدیث ہیں، اور پانچویں کہہ گئے ہم غیر مفلس ہیں اب اسلام کی جو پہچان ہے وہ یہ نہیں کہ کہہ برہلا کہہ مسلمان کہہ دیوبندی بریلوی ہو نہ والا کو کیا کہتے ہیں کتنے تفرک ہیں پہچان جو ہے وہ ہمارا تفرک بن گیا اسلام ہمارا پہچان ہماری نہیں رہی اور انتہاء یہ ہے میں بیٹھا ہوا یہاں سنتا ہوں مجھے بڑی حیرانی ہوتی ہے اگر دو بندی صاحب بریلوی صاحب کی مسجد میں چلے جائیتو وہ مسجد ہی دھولوا دیتے ہیں بریلوی صاحب دیوبندی صاحب کی مسجد میں چلے جائیں تو وہ بھی دھولوا دیتے ہیں تو وہ بھی مسجد دھولوا دیتے ہیں ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کہ نماز ہی نہیں ہوتی اب آپ یہ دیکھئے کتنا علم کی کمی ہے حضور پاک نے فرما دیا کہ کافر کو کا فر نہ کہو حضور پاک کے جو مذاہب ہیں ان کے علماء کو بڑا نہ کہو اگر وہ تمہارے علماء کو برا نہ کہو وہ تمہارے علماء کو برا کہیں گے جس آدمی کو تم کافر کہو رہے ہو سکتا ہے وہ اس وقت مسلمان ہو چکا ہو جب آپ کے علم میں تھا کافر تھا اب آپ نے کہا تو تو بڑا کافر ہے ہو سکتا ہے دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے اسے روشنی دیکھا دی ہو وہ مسلمان ہو گیا تو آپ ایک مسلمان کو کافر کہہ رہے ہیں ہمارے یہاں یہ صورت حال ہے کہ صاحب وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کلمہ طیب لا الہ... کلمہ شہادت بھی وہی ہے اشہد لا الہ... آذان بھی وہی ہے، نماز بھی وہی ہے، اوصاف بھی پانچ ہی ہیں، نفلیں بھی وہی ہے، نماز میں سمع اللہ... ربنا... الحمد شریف... قل واللہ شریف... سبحان اللہ ربی یا اعلیٰ... سبحان اللہ ربی العظیم... بھی وہی ہے اب اس کا مطلب یہ کہ ایک کلمہ وہ دوسرا کلمہ وہ ہو وہ کافر کہلا یا جاتا ہے اب کوئی صنعت نہیں ہے نہ کسی دیوبندی صاحب کے پاس ہے نہ جنتی ہیں، نہ کسی بریلوی صاحب کو پتا ہے نہ جنتی ہے تو

بھئی اندھا کھا تا یہ تو اللہ کویتا کون جنتی لیکن پہلا فرمان یہ کہ حضور پاک فرماتے ہیں کہ کافر کو کافر نہ کہو یا یہ مسلمان کو کافر نہ کہو گے تو اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جو علم میں توحید کا جو علم ملا تھا توحید کا جو طرز تھا کہ مسلمان ایک قوم بن کر متحد ہو کر ایک دیوار کی طرح ہو جائے وہ علم ہمارے اندھیرے، دھیرے، دندھلاہو تا چلا جاتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا... کہ اللہ کی رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور آپس میں تفرک نہ ڈالو... آپس میں تفرک نہ ڈالو اب حال یہ ہے کہ مسلمان کی علامت بھی یہ ہے تفرک کہ علاوہ مسلمان کی کوئی پہچان ہی نہیں ہے میرے پاس وہاں لندن میں ایک صاحب آئے انگریز مجھ سے وہ بڑا مجھ پر تنز کیا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا انہوں نے کہ میں مسلمان ہوں نا چاہتا ہوں آپ بتائے مجھے کون سا مسلمان کریں گے؟ دیوبندی مسلمان کریں گے؟ بریلوی مسلمان کریں گے؟ شیاہ کریں گے یا سنی کریں گے؟ آپ مجھے کون سا مسلمان کریں گے؟ تومیرے پاس کوئی جواب نہیں تو یہ جو ہمارے اندر برائی پیدا ہوئی ہے اصل میں توحید کا مطلب کیا ہے توحید کا مطلب ایک اللہ، ایک قرآن، ایک رسول، ایک قوم، ایک جماعت، ایک امت مسلمہ، اور توحید کیسے کہتے ہیں توحید کا مطلب یہ تو نہیں ہے آپ ایک اللہ کو مان کر مسلمانوں میں دس شاخیں بنا دیں توحید کا مطلب یہ بالکل ہر گز نہیں ہے اللہ کہ ایک رسول کو آپ مانے اور اس رسول کی امت کا جب تذکرہ ہو تو پتا چلے کہ وہاں پچاس تفرک بنے ہوئے ہوں توحید کا مطلب یہ ہے کہ ایک بڑے فارم پر توحید کے پلیٹ فارم پر جو قرآن کے الفاظ جو اللہ کا رسول کہے ہیں جو حدیث کے الفاظ اس کے مطابق ایک پلٹ فارم پر مسلمان ہوں جائے قائم ہو جائے اور توحید کے علاوہ اگر آپ غور کریں تو اسلام میں کچھ نہیں ہے آپ ابھی ماشا اللہ ہم نے باجماعت نماز پڑی امام صاحب نے ایک دفعہ اللہ واکبر کہنا جتنے بھی فرقے تھے ہزار لاکھ انہوں نے ہاتھ اٹھا لیا اللہ واکبر کر کے نیت باندھ لی انہوں نے اللہ واکبر کہنا جتنے بھی فرقے تھے رکوع میں چلے گئے سمع اللہ لمن حمدا کہنا تو کھڑے ہو گئے آپ دیکھئے نماز دیکھئے آذان دیکھئے اس میں وحدت کے علاوہ کوئی چیز آپ میں ملتی ہے ایسی صورت ہے روز ہے آپ کا تو صاحب اگر ایک کروڑ تیس لاکھ کی آبادی ہے تو جناب صبح فجر کی آذان ہوئی ہے مسلمان نے لال چیز اپنے اوپر لاک کی گرمی ہے، سردی ہے، پریشانی ہے، آدمی بھوکا ہے کچھ نہیں کھا رہا ہے کچھ نہیں پی رہا ہے کئی مرتبہ تو گلا حلق اتنا چٹخ نہ لگتا کہ کلیاں کرنی پڑھتی ہیں لیکن پانی حلق میں اندر نہیں جاتا دیتا وہ اور جب افطار کا وقت ہوتا ہے آذان ہوتی ہے تو جب کیسے خوشی خوشی افطار کر لیتے ہیں سب بیٹھ کر تہیں کیا یہ توحید نہیں ہے حج کا آپ دیکھ لیجئے ایک وقت میں بائیس لاکھ آدمی بھئی ایک وقت ایک کام ہوتا ہے یعنی جو بھی کام ہو رہا ہے ایک وقت میں ہو رہا ہے ایک چین ہے وہ چل رہی ہے اب بائیس لاکھ آدمی ایک ہی بات

کہہ رہے ہیں اللہ وا کبر، اللہ وا کبر، لا الہ الا... اللہ وا کبر اللہ وا کبر گونج...
 اللہ کے نام کی اور جب بائیس لاکھ آدمی الگ الگ ہوئے ہیں وہ پھر تفرکوں میں
 بٹ جا رہے ہیں تو حج کا مطلب یہ ہے کہ سال کے سال امت مسلمہ کو اس
 بات کی پرکٹس حاصل ہو کہ امت مسلمہ جو ایک دیوار ہے اور اسلام کے
 جتنے بھی لوگ آئے وہ سب اس دیوار کی اینٹ ہیں ایک دیوار ہے اس پر کوئی
 آدمی نہیں چڑھتا کوئی نہیں آسکتا آپ غور فرمائیں کہ مسلمان ایک ارب
 ہیں اگر ایک ارب آدمی جو توحید کا منشا ہے اللہ ایک ہے اللہ کا رسول ایک
 ہے قرآن ایک ہے اسلام ایک ہے نماز ایک ہے نماز کا مطلب یہ ہے کہ نماز
 سب پر فرض ہے ایک ہی نماز ہے آپ اس کو چھوڑ دو اس سے کوئی فرق نہیں
 پڑتا اگر ایک ارب آدمی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں تو کیا مسلمان کسی کا
 غلام ہو سکتا ہے کیا مسلمان قوم کو مغلوں کی طرح نماز جو ہے میں
 کبھی کبھی غور کرتا ہوں یہ جو پانچ وقت کی نماز جو ہے یہ پریڈ ہے دراصل
 پلیڈ ہے جیسے روزانہ فوج ہو پلیڈ کرائی جاتی ہے انہیں انہوں نے کہا اٹینشن و
 سار جناب اٹینشن ہو گئے سار ہو جائیں تو اب نماز میں اس میں کیا فرق
 ہے اس کا مطلب ہے مسلمان کو حضور پاک نے ایسا پروگرام عطا کیا ایسا
 علم عطا کیا کہ اس علم کے سوائے توحید کچھ نہیں ہے سوائے وحدیت کے کچھ
 نہیں ہے اور جب تک مسلمانوں میں یہ وحدیت نہیں مسلمان ترقی کرتا چلا
 جاتا ہے بتائیں کہ ان چین و ہاں بھی مسلمانوں کی حکومت ہے یورپ میں
 آپ کہہ سکتے ہیں چلا جائے وہاں بھی مسلمانوں کی حکومت ہے اب صورت حال یہ
 ہے کہ جن لوگوں پر آپ حکومت کرتے تھے اب وہ ہمارے آقا ہیں ہم ان کے غلام
 ہیں تو اب تو محرومی کی انتہاء ہو گئی میں سمجھتا ہوں بد نصیبی کی انتہاء
 ہو گئی کہ علم بھی ہمیں وہی ہے سیکھنا پڑھنا ہے وہی ہے مانگنا پڑھنا ہے
 یہ جو کچھ علوم ہیں وہ ہمارے بزرگ کے اٹھا کے دیکھیں کتاب میں انہوں نے
 عربی سے اسے انگریزی میں کر دیا فرہنگی میکر دیا اور اپنا علم بنا کر وہ
 وہاں سے بھیج رہے ہیں آپ پڑھیں اور اپنے علم کی طرف آپ کو دھیان نہیں ہے
 آپ انگریزی بڑے شوق سے پڑھیں گے اپنے بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ داخلہ کرائیں
 گے اور جب قرآن کا ذکر آئے گا تو قرآن یہ کہ ٹھیک ہے جی پڑھ لو وی کس لئے
 پڑھیں گے کہ ثواب ہے چادوں، وہ کس لئے پڑھیں گے کہ نوکری نہیں مل رہی
 آیت الکرسی پڑھ لو، بھئی کیا ہے بھئی بہت بری حالت ہے بڑے پریشان حال
 ہوں نماز پڑھا کرو ٹھیک ہو جائیگا بھئی وہ گھر میں چوری کا خطرہ ہے وہ
 تو انہوں نے کہہ دیا آیت الکرسی پڑھ کر سوئے کرو چور نہیں آئے گا بلاشبہ
 قرآن میں یہ انوار ہے قرآن میں یہ طاقت ہے قرآن کا یہ وصف ہے کہ وہ نوع
 انسانی کی حفاظت کرتا ہے لیکن قرآن میں یہ کوئی منشا ہے تو پورا نہیں کیا
 قرآن کا منشا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے قرآن میں سائنسی فارمولا
 محفوظ کر دیا میرا اپنا یہ خیال ہے میں نے یورپ میں بھی اپنی تقریروں میں بتایا
 کہ یہ جتنی بھی سائنسی ایجادات ہو رہی ہیں اس وقت تک وہی ہیں سب

قرآن سے مطابق ہے کہ ترقی کے پیچھے قرآن کی آیت آپ کو مل جائے گی۔ مثلاً اب اس وقت سائنس کی سب سے بڑی طریقہ ہے سب سے بڑی طریقہ سب سے بڑا جو علم ہے وہ یہ ہے کہ کسی بھی طرح ٹائم کو وقت کو مختصر کرنا ہے اب وہ ٹائم کو مختصر کرنے کا فارمولا ہے کہ رفتار بڑھا دے جتنی زیادہ رفتار بڑھا دی جاتی ہے اسی حساب سے ٹائم کی ترقی جو ہے وہ زیادہ ہو جاتی ہے اب دیکھئے کہ پہلے آپ بیل گاڑیوں میں چلتے تھے پھر وہ ریل گاڑی آئی کاریں آئیں پھر ہوائی جہاز آئے پھر وہ پنکھر جہاز آگئے وہ رفتار سے چلتا ہے اب وہ اسپیس شپ بنا رہے ہیں تو وہ ترقی کا درومدار اس بات میں ہے کہ ایک وقت کیو کم سے کم اس طرح کر دیا جائے اور تھوڑے سے وقت میں زیادہ سے زیادہ فاصلہ جس طرح طے کرنا ہے ایک سائنسی طریقہ کا ہے اصول اس میں اب آپ قرآن پاک میں حضرت سلیمان کا قصہ پڑھیں حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں... عربی آیت... وہاں ایک جب بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ اس پہلے آپ اپنا دربار درخواست کریں میں چلا جاؤں گا وہاں انسان بھی تھا دربار میں حضرت سلیمان کے دربار میں جنات کی بھی تھیں وہ سب اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی سلطنت دی تھی وہ سب پرندوں کی چرندوبکی درختوں کی سب کی زبانیں بھی سمجھتے تھے وہاں انسان بھی بیٹھا ہوا ہے انہوں نے کہا صاحب پہلے آپ کی پلک جھپکے میں تکتے پر بیٹھے جانوں سنکھڑوں میل کا فاصلہ ہے کوئی اٹھارہ میل کہتا ہے کوئی بائیسویں میل کہتا ہے بارحال سنکھڑوں میل کا فاصلہ ہے تو اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابھی کہا بھی نہیں ہاں بھی لائوں پلک جھپکے گی دیکھا تو تخت رکھا ہوا ہے دربار میں سناتا ہے کیا ہوا تخت ہے ہاں کیسے موجود اس بندہ نے کہا اس میں کوئی پریشان نہ ہو نہ کی بات نہیں ہے کوئی حیرت کی بات نہیں ہے قالو الذی... کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کتاب کا علم عطا کیا قرآن کا علم عطا کیا اس سے یہ تخت آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وقت کی نفی کا فارمولا قرآن میں موجود ہے اب دیکھئے سائنس میں اتنی ترقی ہوئی ہے کہ آپ پلک جھپکے سنکھڑوں میل سے تخت لے آئے ان لوگوں نے یقیناً انگریزی میں بھی قرآن موجود ہے پھر یہ انگریز ایسے ایسے عربی دان ہیں کہ ارب لوگ حیران ہو جاتے ہیں اتنی اچھی ان کی عربی ہے مسلسل لگے ہوئے ہیں سائنس اب انہوں نے اس آیت کو ظاہر کیا پڑھئے کہ بعد اس پر غور کیا ہے کیسے ممکن ہے کہ سنکھڑوں میل سے پلک جھپکے سے تخت آجائے اس پر اللہ تعالیٰ نے کیا بیان کیا اس پر جناب ریسرچ کرنا شروع کردی اور نتیجہ میں دیہر وقت کم کرتے کرتے یہاں تک پہنچ گئے کہ انہوں نے آواز سے تیز رفتار بنا لی اور اس میں ڈھائی سو تین سو آدمی بیٹھے ہیں جتنی میری آواز ہے نہ اس بھی زیادہ تیز رفتار ہو تی ہے قرآن میں فارمولا موجود ہے آپ یہ کہتے ہیں کہ صاحب زمین میں سے تیل نکال دیا آپ قرآن پڑھیں اللہ تعالیٰ نے جہاں زمین کے تبلیغات کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے تمہارے لئے زمین کے اندر نہریں چلا دی ہیں پانی کی نہریں چلا دیں گیس کی نہریں چلا دیں دودھ کی

نہیں چلا دیں ان انہوں نے یہ کہا کہ بھی جب یہ پانی جو اللہ تعالیٰ کے رکھے ہیں وہ دیکھنا چاہئے نادہ خدائی وہی جو گیس بھی نکل گئی، پٹرول بھی نکل گیا، پانی تو پلے سہی نکل پھر اب آپ کا یہ ڈیفریسر جس میں آج کل وہ ہمارے ایک صاحب تھے وہ کہنے لگے جب بغرایت ہو تی ہے دو تین ہفتے تک تو بغرایت کا گوشت ہی کھا رہے ہیں آپ یہ کہہ بانٹتے تو نہیں اپنے بکرے کاٹ پورے پورے ڈیفریسر میں رکھ لیتے ہیں ایک دو مہینے تک کھاتے رہتے ہیں اب آپ دیکھئے وہ حضرت عزیر علیہ السلام کا قصہ قرآن میں پڑھا ہے گئے سو گئے کھا نا جناب ان کا رکھا ہوا تھا گدھا ان کے پاس تھا آپ نے قرآن شریف میں پڑھا ہوگا اب وہ اٹھے تو پتا چلا کہ گدھا مرا ہوا پڑا ہے اور اس کی جو ہڈیاں ہیں وہ بھی رگ سے ہو گئیں اور کھا نا کھولا تو کھا نا اسی طرح رکھا ہوا ہے اب وہ حیران اللہ تعالیٰ کہتے ہیں سو سال یا سو سال سے زیادہ سوتے رہے ہو دیکھو تمہارا کھا نا خراب نہیں ہوا اللہ نے فارمولا بیان کیا آپ تلاش تو کریں حضرت سلیمان کے قصہ میں جانوروں کی بولیاں انہوں نے بہت ساری پکر لئے حضرت سلیمان کو علم تھا جانور کی بولیاں ان کو سمجھ میں آتی تھی وہ جتنے بھی آپ قرآن پاک میں غور کریں گے تو یہ جتنی بھی سائنسی طریقے مثال کے طور پر اب اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یہ تمہارے سارے سمندر روشنائی بن جائیں سب آپ کی سنی ہوئی باتیں ہیں سارے قلم درخت بن جائیں اب ایک اگر برگت کا درخت ہو تو اس میں میرا خیال ہے دو تین لاکھ تو قلم بن جائیں گے کیوں بھی نہیں بن جائیں گے؟ اب وہ کہتے ہیں سارے درخت زمین پر ہیں وہ سارے کے سارے قلم بنا لیں سمندر کو روشن آئی بنا لیں اور اللہ کی نشانیں پر غور کر کے لکھتے چلیں جائے تو سمندر بھی ختم ہو جائیں گے درخت بھی ختم ہو جائے گے قلم بھی ختم ہو جائیں گے اللہ کی باتیں باقی رہ جائیں گی اب کمپیوٹر دیکھ لیں مائیکرو فلم دیکھ لیں آپ میں ایک لائبریری میں گیا تھا مدرسہ دواخانہ میں میری بہت خدمت ہوئی تو وہاں یہ پورے پورے اخبار مائیکرو فلم پر آئے تھے اتنی دیر یہ جو ایک انچ ہے اس کا آدھا حصہ آدھ حصہ میں وہ دو صفحہ پر وہ اخبار کے آجائے ہیں اچھا اب اللہ تعالیٰ کا نظام آوازوں کا نظام آوازوں کے نظام پر آپ غور کریں تو آپ یہ دیکھئے حضرت ان کا آپ نے حضرت عمر فاروق کا کہ خطبہ دے رہے تھے دوران خطبہ کا ... عربی آیت ... تو ہزاروں میل پر فوجیکھڑی تھیں وہاں انہوں نے آواز سنی لوگوں نے کہ یہ تو امیر و امومنین کی آواز ہے ... یہ پہاڑ کی طرف متوجہ ہو جائو دیکھو وہاں کیا ہو رہا ہے اب انہوں نے وہ سپاہی بھیجے پہاڑی پرتو وہاں دشمن شکون مارنے کے لئے چڑا تو اگر یہ ٹیلیفون کے ذریعے آواز پہنچ جاتی آپ کی یہاں سے امریکہ تو حضرت عمر نے تو بغیر ٹیلیفون کے ہزار میل پہنچا دی آواز کوئی ترقی ایسی نہیں ہے جو مسلمانوں کے احاطہ سے باہر ہو اور جو ترقی آپ کو قرآن سے نہ ملتی ہو لیکن بات قہری ہے علم سے بھی بہرہ ور ہے تو علم کو ہم نین بالکل ایک گتھیا قسم کی چیز سمجھ لیا ہے آپ یہ بتائیں کہ جتنی سائنسی طریقے ہو

ئی جتن سائنٹس ہیں آپ انہیں جان لیں گے یا عالم کو گے کیا کو گے
 بھئی عالم ہی کو گے نہ تو ان کو پاس تو قرآن بھی نہیں ان کو پاس تو
 رسول بھی نہیں ان کو پاس تو بقول آپ کو اللہ بھی نہیں لیکن ان کو
 پاس علم اب یہ اللہ کا قانون کو اب دیکھئے نہ پانی کو اب پانی سے کافر
 چاہے وہ بھی کو کھا نا پکائے گا، مشرک چاہے وہ بھی پانی سے پکائے گا یہ
 اس کو جی چاہے کھا نا پکا کر دے گا پانی مسلمان کو وہ بھی کھا نا پکائے
 گا کو اللہ رب المسلمین نہیں کو اللہ رب العالمین کو پانی کا جو وصف کو
 وہ مسلمانوں کو لئے نہیں کو کن پوری مخلوق کو لئے کو مثلاً جس طرح
 ایک انسان کی پیاس بھوجتی کو اسی طرح ایک شیر کی بھی پیاس بھوجتی
 کو، ایک یودی کی پیاس بھی بھوجتی کو، ایک عیسائی کی بھی پیاس بھوجتی
 کو یہ ایک اللہ کا ایک نظام کو اسی طرح ایک اللہ کا علم پھیلا ہوا کو اب اس
 علم سے جو بھی آدمی استفائد کریں جو بھی تفکر کرے اس کو فائدہ پہنچے گا
 انا اللہ... لا یغیرو... اللہ تعالیٰ فرطما ہے جس جب کوئی قوم اپنی تبدیلی نہیں
 چاہتی تو ہم بھی اس کو اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتے مسلمان اسی میں خوش
 ہیں ہم بھی دیوبندی ہیں، ہم بریلوی ہیں، ہم وہابی ہیں ہم فلاح ہیں، ہم فلاح
 ہیں اور ان تفرک بازیوں سے ہمارا جو ورسہ ہمارے جو باپ دادا کا ورسہ
 کو علم، علم سیکھنا علم میں تفکر کرنا، کھوج لگانا سائنسی ایجادات کرنا،
 ہمارے بڑوں نے ایجادات جہاز ہمارے بڑوں نے بنایا گھڑی ہمارے بڑوں نے بنائی، یہ
 زمین کی جو پیمائش کو یہ ہمارے بڑوں کی دی ہوئی کو یہ سارا علم ہمارے
 بڑوں کا کو جو سمندر کے جہاز چلتے ہیں اور یہ جو تمام ستاروں سے
 روشنیوں کا تعین، یہ سب راستے کا تعین ہمارے مسلمانوں نے کیا ہمارے پاس
 کیا کو سوائے لڑائی کے، سوائے جھگڑ کے، سوائے فساد کے، سوائے نفرت کے
 ہمارے پاس کچھ نہیں کو اور اس کی وجہ یہ کو ہم علم سے دور ہو گئے ہیں
 علم سے بغیر ہو گئے ہمارے جب تک ہم علم نہ ہیں سیکھیں گے علم حاصل نہیں
 کریں اب تک جھو ہمارے حالت خراب ہو چکی کو اس سے زیادہ خراب ہو جائے
 گی، مسلمان کا مطلب ہی یہ کو وہ عالم ہو تا کو مسلمان کا مطلب ہی
 یہ کو وہ واقیر ہو تا کو، مسلمان کا مطلب یہ کو وہ سائنسدان ہو تا
 کو وہ اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کرتا کو کھوج لگاتا کو ہمارے یہاں
 صورت حال یہ کو ہم اپنے کلمہ کو بھائی کو کافر کو گے تو وہ ہمیں کافر
 کو گے گا تو جب آپ کائناتی سسٹم پر غور کرے گے تو وہاں آپ کو سوائے علم کے
 کچھ بھی مثلاً آپ سورج کو جانتے ہیں کہ اس میں سے دھوپ نکلتی کو طلوع ہو
 تا کو غروب ہو تا کو اس کو آپ علم کے علاوہ کوئی نام دے سکتے ہیں آپ چاند
 کو جانتے ہیں چاند کو جاننا علم کے بغیر کچھ کو آپ آسمان دیکھتے ہیں روزانہ
 وہ انتہائی روشن ہو تی دینیا کی ستارے آپ اس کو علم کے بغیر کیا کو سکتے
 ہیں آپ اپنے بارے میں جانتے ہیں میں ذید ہوں میں محمود ہوں اگر آپ کھ
 اندر علم نہ ہو تو کیا آپ اپنے آپ کو، اپنے باپ کو، اپنی ماں کو، اپنی بہن کو اپنے

بھاٹی کو، اپنے رشتہ دار کو پہچان سکتے ہیں...؟ جب آپ کائناتی سسٹم پر غور کریں گے تو وہاں آپ اس علم کے علاوہ کچھ نہیں دیکھیں گے۔ ایک علم کے واحد ذات اللہ خالق اور تمام انسان یہ بھی ایک علم کے ایک پاگل آدمی کو یہ بتا نہیں دیتا کہ وہ انسان یا مخلوق یا جانور یا کیا ہے اس علم کے وہ تو اس کا مطلب یہ ہوا اگر کسی قوم میں علم نہیں ہے تو وہ قوم پاگل کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو وہ علم نہیں سیکھتی وہ مجبور ہو تی ہے، وہ پاگل ہو تی ہے اور زندگی درجہ ہو تی ہے وہ رجیکٹیڈ ہو تی ہے آپ دیکھیں اب سے آپ تیرا سو سال پہلے مسلمان دیکھ لیں اب دیکھ لیں آپ ایسا لگ رہا ہے جیسے بھیڑ بکریاں نہیں ہوتی یہ بھیڑ بکریاں جس نے دام لگائے لے گیا کوئی خرید کے جس کے پاس طاقت ہوئی مارکیٹ سے اس نے جو چاہے کام نکل والیا کہ نہ کو تو آپ مسلمان ہیں لیکن فل عمل کیسے مسلمان ہیں یہ سب کو پتا ہے اور یہ جو اسلام کی کمزوری ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نیکرآن سے واضع کرنا چھوڑ دیا ہے، قرآن سے علم حاصل کرنا چھوڑ دیا ہے اگر آج بھی قرآن کو ہم پڑھیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کت مطابق تفکر کریں، اللہ کی نشانیوں کو ڈھونڈیں انا فی ذالک... اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یہ جو کائنات میں نشانیاں بکھری ہوئی ہیں یہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو غور فکر کرتے ہیں، کو عقل سے کام لیتے ہیں جو علم کو استعمال کرتے ہیں، اور جب علم استعمال نہیں ہو گا ویسے بھی ایتک آدمی پڑھا لکھا ہے بی ایم کے سو آدمی انگوٹھا چھاپ ہیں اہمیت کس کی زیادہ ہو گی بھئی... ایک آدمی کی ایک آدمی بھی آپ کی میں سے آپ کی بھائی بندوں میں سے آپ کی آپ کی رشتہ دار ہے وہ پڑھا لکھا ہے اور آپ پڑھا لکھا نہیں ہے تو وہ ایک آدمی کی اہمیت سو آدمیوں سے زیادہ ہے تو اسی صورت سے جب ایک قوم دوسری قوم کے سامنے آتی ہے تو ایک قوم کا دوسری قوم سے موازنہ ہو تا ہے یہ سائنس کی جتنی بھی ترقی ہے ایجادات ہیں اس کو ہم علم کے علاوہ کوئی نام نہیں دے سکتے ہمارے پاس اللہ کی دی ہوئی کتاب قرآن اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا یغدر... کہ چھوٹی سے چھوٹی بڑی سے بڑی کوئی بھی بات ایسی نہیں ہے اللہ تعالیٰ اعلان کرتے ہیں چھوٹی سے چھوٹی بڑی سے بڑی کوئی بھی بات ایسی نہیں ہے جو ہم نے قرآن پاک میں وضاحت کے ساتھ بیان نہ کر دی ہو چھوٹی سے چھوٹی بات میں ساری چیزیں آگئیں میز بھی آگئی، سوئی بھی آگئی، ہم بھی آگیا اچھا اب آپ دیکھیں سائنس کی ترقی میسائیک چیز آپ کو مشترک نظر آئے گی کسی بھی اب تو بہتیت بہت ترقی ہو گئی کہ پلاسٹک آگیا کچھ بھی آگیا لیکن لوہے کی اہمیت اپنی جگہ ہے ہر سائنس کی ترقی میں آپکو لوہا ضرور ہی نظر آئے گا مثلاً پلاسٹک سے کوئی چیز بن رہی ہے اس میں لوہا نہیں ہے تو وہ اس مشین جس مشین سے بن رہی ہے وہ لوہے کی ہو گی اخبار چھپ رہی ہے اخبار میتو کوئی لوہے کا عمل داخل نہیں ہے لیکن اخبار جس مشین سے چھپ رہا ہے وہ لوہے کی ہے ریل کی پٹری، وائی جہاز، سمتی نظام، تار، تار برقی

نظام کوئی چیز ترقی کی ایسی نہیں جس کے بارے میں آپ کے جی لوگ اس میں کوئی داخل نہیں ہے ثابت ہوا کہ لوگ ایک ایسی دھات کے اگر اس لوگ کے بارے میں ریسرچ ہو جائے اور اس لوگ کو استعمال کرنا آجائے تو اس سے بے شمار چیزیں بنتی ہیں اب اللہ تعالیٰ فرمائے ہیں لہو انزلنا... م نہ لوگ نازل کیا لہو انزلنا... م نہ لوگ نازل کیا... لوگ کو کہتے ہیں کہ م نہ لوگ نازل کیا... عربی آیت... اور اس لوگ کے اندر اتنے فوائد ہیں اتنی طاقت ہے اتنے اوصاف ہیں کہ اس کا شمار نہیں... عربی آیت... اور یہ جتنے بھی اس کے اندر فوائد ہیں جتنے بھی اس کے اندر طاقت ہے لوگ کی جتنے بھی صفات ہیں... عربی آیت... یہ م نہ لوگوں کے فوائد کے لئے اس کو پیدا کیا ہے قرآن آپ کا ہے تو ظاہر ہے قرآن شریف کی آیت بھی آپ کے لئے ہے وہی مسلمان تو کبھی غور ہی نہیں کیا اللہ کی طرف غیر مسلموں نے اس آیت کو پڑھا رہا کہ کیا کہہ گا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں اللہ میاں کے صاحب لوگ ایسی چیز ہے جس میں انسانوں کے لئے ہر طرح کا فائدہ ہے ہیں یا نہیں اب انہوں نے جناب اس کو ریسرچ کیا اب آپ دیکھیں ایٹم بم بھی لوگ کے بغیر نہیں بنتا، ٹائیڈروجن بم بھی لوگ کے بغیر نہیں بنتا، سائیکل بھی لوگ کے بغیر نہیں بنتی، آپ کی چھتیں بھی لوگ کے بغیر نہیں بنتی، اب یہاں آپ کے پتھر ماشا اللہ خوبصورت لگا ہوا ہے لوگ کی مشین کے بغیر یہ ٹکٹا نہیں ہے قرآن کی آیت پر ہمیں غور کرنا چاہئے تھا، ہمیں اس کو پڑھنا چاہئے تھا، اس کے اندر ہمیں تفکر کرنا چاہئے، کہ اللہ تعالیٰ کیا فرما رہے ہیں... بیشک م نہ لوگ نازل کیا اور یہ بات اس کے اندر ہر شمار فائدہ رکھ دئے اچھے بھی برے بھی تکلیف بھی طاقت بھی ہر چیز اس کے اندر رکھ دی ہے اور یہ کیوں رکھی ہے تاکہ انسان اس سے فائدہ اٹھائے م نہ تو اس آیت طرح پڑھا ہی نہیں بس پڑھ کر اس طرح گناہ کیا کہ ثواب ملے گا ثواب کیا چیز ہوتی ہے ثواب کا مطلب ہے کسی چیز کا حاصل ہو نا اب اگر آپ اس آیت پر غور کرتے ہیں اور سائنسی ایجات کر لیتے مسلمان جیسے دوسروں نے کر لی ہے ثواب ہے حاصل ہوا اللہ تعالیٰ کے فرمان سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں م نہ لوگ نازل کیا اس میں بے شمار فوائد رکھ دیئے انسانوں کے لئے کیا اللہ تعالیٰ آپ کو کہانیاں سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ قصہ سناتے ہیں اللہ تعالیٰ ناعوذ باللہ خماں خیائی بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں کوئی کام ہی نہیں ہے اللہ کو کیا مطلب ہے اس کا اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس کی طرف متوجہ ہو غور کرے لہو انزلنا... کہ م نہ لوگ نازل کیا اس میں بے شمار طاقت ہے م نہ دی اگر آپ اس سے ایٹم بم بنا لیں تو دنیا کو تباہ کر دے گا اگر آپ اس کو بجلی کے تاروں میں ڈال دیں تو سارے شہروں کو روشن کر دے گا اگر آپ اس کا توا بنا لیں جو دنیا بھر کو روٹی پکا کر کھلا دے گا اگر آپ اس کی دیگ بنا لیتو لنگر جاری کر دے گا یعنی جس طرح بھی کریں چاہے آپ نفی میں استعمال کریں چاہے اسکو آپ نقصان میں استعمال کریں م نہ اس کے اندر طاقت رکھ دی ہے لیکن مسلمانوں نے اسکو ہزاروں دفعہ ہی پڑھا ہو گا غور و فکر کبھی نہیں

کیا جن لوگوں نے غوروفکر کیا تو غوروفکر کا مطلب کیا ہے بھئی وہ بھی علم کے بغیر کچھ نہیں بھئی اپنے ایک آیت پر غوروفکر کیا اب اس غوروفکر کے نتیجے میں جو آپ کے ذہن میں آیا ہے جو لوگوں کی صلاحیتوں کا انکشاف ہوا آپ کے اوپر وہ علم ہے سائنس کسی چیز کے بارے میں غور کرتا ہے، تفکر کرتا ہے، اس تفکر کے نتیجے میں اس کے ذہن میں بہت ساری چیزیں سمجھ میں آتی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں وہ ان چیزوں کو پکڑ کر کبھی ٹیلیفون بنا لیتا ہے، کبھی ٹی وی بنا لیتا ہے، کبھی کمپیوٹر بنا لیتا ہے کیا سائنس کے دماغ میں سونے کے تار لگے ہوئے ہیں تو کیا سائنس جو ہیں وہ روٹی کے بجائے ہوا کھا رہا ہے وہ بھی یہی روٹی کھا تا ہے وہ بھی آلو کھاتا ہے ہم بھی آلو کھا تے ہیں وہ بھی گوشت کھا تا ہے ہم بھی گوشت کھا تے ہیں اس کی شکل صورت بھی وہی ہے جس طرح ہماری ہے جس طرح وہ پیدا ہوتا ہے اس طرح ہم بھی پیدا ہوتے ہیں جس طرح وہ بوڑھا ہوتا ہے ہم بھی بوڑھے ہوتے ہیں جس طرح وہ مرتا ہے ہم بھی مرتا ہیں کیا فرق ہے اس میں اور ہمارے میں بتائیں بھئی کیا فرق ہے علم حاصل کرنے کا فرق ہے تفکر کرنے کا فرق ہے ایک سائنس تفکر کرتا ہے تو سب کچھ مل جاتا ہے اور ایک مسلمان تفکر نہیں کرتا تو وہ محروم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ پھر میں آپ سے عرض کروں گا اللہ تعالیٰ رب المسلمین نہیں ہے اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی چیزیں ہوں وہی ہوں وہی تمام مخلوق پیدا ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے آکسیجن بنا لی اس سے تمام مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے لیکن ہمارے جو بد قسمتی ہیں اور بد نصیبی ہے کہ ہم اللہ کے بند محبوب رسول اللہ کی امت ہیں ہمارے اوپر خصوصی اللہ کا نعام ہے ہم توحید پرست ہیں ہم مشرک نہیں ہیں ہمارے پاس اللہ کی دی ہوئی دستاویز ہے قرآن کی شکل میں ہے چاہے تو اس میں زندگی گزارنے کے طریقے اس میں سے نکال لیں ہم چاہے تو اس میں سے سائنس نکال لیں ہم چاہے تو ان صفات کو پڑھ کر عروج یافتہ قوم بن کر ساری دنیا پر حکمرانی حاصل کر لیں اور جب ہم نہیں چاہے گے قرآن نہیں پڑھیں گے قرآن میں تفکر نہیں کریں گے تو ظالم ہیں علم حاصل نہیں ہو گا علم کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہوتا اچھا آپ یہ کہتے ہیں میں تو صاحب بڑا حیران ہوتا ہوں لوگ کہتے ہیں کہ انسان کو اور انسان اور حیوان کا تجزیہ کیا جائے موازنہ کیا جائے تو انسان کو حیوانات میں فضیلت اس لئے حاصل ہے کہ انسان کو علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کیوں بھئی... یہی بات ہے کہ کیا جانوروں کو علم نہیں ہوتا وہ جاہل ہوتے ہیں اگر جانوروں کو علم نہیں ہوتا تو بکری گوشت کیوں نہیں کھا تی، اگر جانوروں کو علم نہیں ہے تو شیر پتہ کیوں نہیں کھاتا، اگر جانوروں کو علم نہیں ہے تو یہ دانا پرندہ کیوں چگتے ہیں پتھر کیوں نہیں کھاتے اگر ان میں یہ علم نہیں ہے تو گائے گائے میں جاکر کیوں بیٹھتی ہے، بکری بکریوں میں جاکر کیوں بیٹھتی ہے ایک بکری اپنے بچے کو کیوں دودھ پلاتی ہے کیوں اس کی پروارش کرتی ہے کیا یہ علم کے بغیر ممکن ہے...؟ اس

کا مطلب یہ ہے کہ علم ایک ایسا ورثہ ہے اللہ کی طرف سے تمام مخلوقات کے لئے تو پرندے، وں، چرندے، وں، درندے، وں، درخت، وں، شجر، وں، جر، وں، سب کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے لیکن ایک انسان ہے انسان کو اللہ تعالیٰ نے وہ خصوصی علوم عطا کئے ہیں جس کو وہ پڑھ کر سوچ کر تفکر کر کے نئی نئی رائے نکال سکتا ہے نئی نئی ایجادات کر سکتا ہے نئے نئے سفر کر سکتا ہے ایک بکری جو ہے وہ تفکر کر کے چمٹا نہیں بنا سکتی انسان تفکر کر کے چمٹا بنا سکتا ہے ایک بکری تفکر کر کے گھر نہیں بنا سکتی انسان تفکر کر کے گھر بنا سکتا ہے ایک بیل تفکر کر کے ہوائی جہاز نہیں بنا سکتا انسان تفکر کر کے ہوائی جہاز بنا سکتا ہے لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بیل کو کوئی علم نہیں ہے علم ہے لیکن علم کی جو بنیادی صفت ہے ریسرچ، تفکر کرنا، اللہ کو ڈھونڈنا، اللہ کی نشانیوں کو تلاش کر کے ان کو جاری و ساری کرنا یہ حیوانات میں نہیں انسان یہ کہہ سکتا ہے میں اس لئے جانور سے افضل ہوں کہ میں روٹی پکا کر کھاتا ہوں یہ کوئی فضیلت ہے انسان یہ کہہ سکتا ہے صاحب میں اپنا گھر بنا تا ہوں آپ ذرا چڑیا کا گھونسلہ تو بنا کر دیکھا دیں، وہ بیل کا گھر بنا کر دیکھا دیں، مکھی شہد کی مکھی کا چھتہ بنا کر دیکھا دیں ایسا گھر بنا کر اس میں رہائش کر کے دیکھا دیں اچھا انسان اس بنیاد پر افضل ہے کہ اس وحی نازل ہو تی ہے اللہ نام ہو تا ہے یہ بھی وجہ نہیں ہے یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں میں شہد کی مکھی پر وحی نازل کر تا ہوں شہد کی مکھی پر وحی نازل کر تا ہوں شہد کی مکھی پر وحی نازل کر تا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ صفات نازل کر دیں ہیں کہ جب وہ پھول پر جائے گی اگر وہ پھول ذریعہ تو کبھی وہاں سے رس نہیں چھوڑے گا اگر وہ غلطی سے وہ رس چوس کر لے آئی تو چھتہ میں جو پیریدار ہیں اس اندر نہیں جائے دینگے جان سے ہی مار دینگے انسان اتنا بڑا ظالم ہے میں نے پڑھا کسی ریئر کا قول کہ نہ لگے انسان اتنا بڑا ڈاکو ہے کہ وہ مکھیوں کا شہد بھی نہیں چھوڑتا وہ بھی کھا جاتا ہے انسان کا وقت اگر ہے وہ یہی ہے کہ اس کے اندر تفکر کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے فرمادی ہے انا... کہ ہم نے اپنی امانت سموات کا پیش کی انکار کر دیا، تو ہم نے اپنی امانت زمین کو پیش کی منا کر دیا، کیا ہم اس کے مطلق نہیں ہیں ہم نے اپنی امانت پہاڑوں کو پیش کی پہاڑوں نے کہا ہ

خواجہ شمس الدین عظیمی

۲ کیا فرق ہے پرستی صراط مستقیم سے بٹا دیتی ہے ؟

Audio cd 110

Track : 2

... بسم اللہ

(کی ... 1:22 شروع کی ریکارڈنگ ٹھیک نہیں ہے)

حضور پاک ﷺ کی ولادت اس کے بعد ہی مخلوق آئی اس سے پہلے تو تھی ہی نہیں اصل جو ﷺ و رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہی ﷺ خوشی کا دن ﷺ خوشی کا مقام ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے مسرور ہو نہ کا مقام ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے بڑوں سے دعائیں اور اللہ کا شکر ادا کریں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بند جس کو نا معلوم کب سے چھوڑ رکھا تھا اور اس چھوڑے ہوئے محبوب کی تشریح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے لاکھوں کروڑوں سال انتظار کرتے رہے کہ محبوب کی رہنمائی کس طرح کروں اور اس محبوب کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے نامعلوم کتنی کتابیں نازل کر دیں نا معلوم کتنے فرشتے نازل ہو گئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو ماننے والے کروڑوں لاکھوں ایک ہی بات کا اعلان کرتے رہے کہ اللہ کا محبوب آنے والا ہے، اللہ کا محبوب آنے والا ہے انتظار کرو اللہ کا محبوب آنے والا ہے آپ غور کریں اور فرمائیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کروڑوں اربوں کی تعداد ہے اور رسول اللہ کو ماننے والوں کی بھی لاکھوں اربوں تعداد ہے اور اگر آپ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا حساب کتاب کیا جائے تو پھر ماننے والوں کو شمار کریں تو کوئی مشین ایسی نہیں ہے جو تعداد بتا دے کہ اتنے اعداد ہیں کہ جن کے ذریعے اللہ نے اپنے محبوب کی آمد کا اعلان کر وایا تو کمپیوٹر تو وہی بتائے گا نہ جتنے تعداد ہو گی ورنہ آپ کے یہاں زیادتی سے زیادہ ارب دس ارب تین ارب دس ارب اس کے بعد آپ کی گنتی ختم ہو جاتی ہے لیکن جب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی شمار جب آپ نکالیں گے تو گنے گے اس کو تو آپ کے پاس شماریات ختم ہو جائیں گے اور کوئی طریقہ کار آپ کے پاس نہیں ہے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی آمد کا اعلان اپنے بندوں سے کروایا ہے وہ محبوب بند ہیں جس کو حضور پاک ﷺ فرمایا اول ماخلق اللہ... کہ جب اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی تو اس کائنات میں سب سے پہلے میرا نور تخلیق کیا اس کائنات کے اندر جو زندگیاں ہیں حسد ہے وہ تادم ہیں حضور پاک ﷺ کے حضور پاک ﷺ اول ماخلق اللہ... کہ اللہ نے سب سے پہلے میرا نور تخلیق کیا اور اس نور سے ساری کائنات بنائی اب آپ غور فرمائیں اس کائنات کی کیا چیزیں آئیں ہیں کائنات میں آسمان ہیں، عرش ہے، فرشتے ہیں، تمام انبیاء ہیں، زمینیں ہیں، اللہ کے علاوہ ہر چیز یعنی اللہ کے علاوہ جو بھی کچھ ہے تو اس کی ولادت ﷺ ظاہر ہے خوشی ہے محسوس کرنا بلاشبہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس بات کا اشارہ جو بھی ہے تم لوگ بڑے خوش نصیب ہو جو رسول کی امت ہو اور ان پیغمبروں کو یہ خوشی کا دن تھا یہ ہر سال آتا ہے ہر سال لوگ جمع ہوئے ہیں نعت خوانی بھی ہو تی ہے رسول اللہ کے اوپر مقالہ بھی پڑھوائے جاتے

ہیں سیرت طیبہ کا تذکرہ بھی ہوتا ہے چودہ سو سال پہلے جو دور گزرا ہے اس کے برابر دورایا بھی جاتا ہے لیکن ان سب کے باوجود جب ہم اپنی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو تو پتا چلتا ہے کہ سب زبانیں ہیں ان کے اندر کچھ نہیں ہے چودہ سو سال سے ایک ہی بات بار بار دوہرائی جارہی ہے کہ رسول اللہ نے اس بات کا حکم دیا اس بات کا پرچار کیا اور حضور پاک کے یہ مشن کے سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں کوئی بڑا جھوٹا نہیں ہے بڑا بڑا جھوٹا جھوٹائی اس کا نجات ہے کہ کوئی مسلمان جتنا اللہ اور اللہ کے رسول اللہ کے احکامات پر عمل ہو جائے جتنا بندہ اللہ اور اللہ کے رسول اللہ کے احکامات پر عمل کرتا ہے پیاس کی مناسبت سے وہ بزرگ ہے، وہ متقی ہے، وہ بہتر ہے، وہ بڑا ہے ورنہ سب بھائی بھائی ہیں لیکن ہماری بد نصیبی ہے کہ چودہ سو سال ہم نے ہزاروں تقریریں سنی، لاکھوں نعتیں سنی، ونگی کروڑوں ہاتھ کروڑوں بار رسول اللہ پر درود شریف بھیجا پڑھا ہے لیکن حضور پاک کے یہ حکم حضور پاک کے یہ مشن کے سب مسلمان بھائی بھائی ہیں تمام مسلمان کی پہچان ہے یہ کہ ہم جب تک تفرک نہیں کریں گے جب تک ہم ذاتی تفرک نہیں کریں گے مسلمانوں کی شناخت نہیں ہو گی رسول اللہ اس کے اندر خلافت ہیں کہ جس کی کوئی مثال نہیں ہوتی ہے ہم ہماری مثال ہے کہ ہم دیوبندی ہیں، ہماری شناخت ہے کہ ہم بلوچی ہیں ہماری شناخت ہے کہ ہم اہل حدیث ہیں غیر مسلم ہیں، وہابی ہیں، پتا نہیں کیا کیا بناور میں مسلمان ہو اس لئے میں نے رسول اللہ کا جو حکم ہے... کہ تمام مسلمان پھر آپس میں بھائی بھائی ہیں تو جو گھر گھر میلاد بھی ہو تو ہیلوگ شریک ہو تو میں رسول اللہ پر درود سلام بھی بھیجا جاتا ہے چودہ سو سال میں ایسا کوئی گروہوں پیدا نہیں ہوا کہ جنہوں نے یہ کوشش کی ہو کہ بھئی مسلمان جو ہے وہ مسلمان ہے بس اور کچھ نہیں تفرکوں میں قوم بٹ گئی ہے اور ان تفرکوں میں قوم کا اردہ منتقل ہو گیا ہے جب کہ ہم رسول اللہ کی جو تعلیمات ہیں رسول اللہ کا جو مشن ہے رسول اللہ نے مسلمانوں کے لئے انفرادی اور اجتماعی پروگرام مرتب فرمائے ان میں سوائے اجتماعی عمل کے کوئی چیز نظر نہیں آتی روز ہے ایک اجتماعی عمل ہے، حج ہے ایک اجتماعی عمل ہے، نماز باجماعت ہے ایک اجتماعی عمل ہے، معاشرہ کو صاف ستھرا رکھنا، ایمانی نہیں کرنا، اپنے بھائیوں کے حقوق ہضم نہیں کرنا، سب اجتماعی ہے لیکن جب سے یہ تفرک بازی ہمارے اندر پیدا ہو گئی ہے شیطان ہمارے میزاجوں میں داخل ہو گیا ہے اس وقت ہم ذکر بہت کرتے ہیں، قرآن بھی پڑھتے ہیں، نماز بھی پڑھتے ہیں، روز بھی رکھتے ہیں، حج بھی بہت کرتے ہیں لیکن یہ حج کرنا، نماز پڑھنا، روز رکھنا اگر رسول اللہ کے پیش مشن کا حصہ نہ ہو تا تو بتائیں یہ عمل ہے لیکن یہ عمل نہیں ہے تو اس اجتماع میں ہم نے تھوڑی سی ایک اور ایک دو ہے ہیں ایک اور ایک گیا رہے ہو تو ہینگیار اور گیارہ بائیس ہو تو ہیں ہم تھوڑے سے ہی صحیح ہم یہاں

تھوری دیر ہی صبح اگر آج کی مجلس میں یہ بھی طے کر لیں یہ جو ہمارا شوق ہے زبانی اس زوق شوق کے ساتھ ساتھ ہم عملی زندگی گزارنا اور عملی قدم بڑھائیں گے جو رسول اللہ کا مشن ہے اور جس رسول اللہ نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں بڑی بڑی پریشانیاں اٹھائیں، وہاں راستہ میں کانٹے بچھائے گئے ہیں سجدہ کی حالت میں اونٹ کی اوج گردن پر رکھ دیے مدینہ منوار جانے کے لئے مکہ چھوڑنا پڑا، لڑیاں لڑنی پڑی، اپنے داکوس کا باعث کرنا پڑا، یہ جتنی تکلیفیں اور وہ ساری تکلیفیں رسول اللہ نے اس لئے اٹھائیں کہ وہ امت کے لئے یہ اعلان چھوڑ کر جارہے تھے کہ مسلمان ایک ہیں ایک مسلمان ہیں، ایک لاکھ مسلمان بھی، ایک کروڑ مسلمان بھی ایک تو اُن کی اس نشست میں آپ لوگ تشریف لائے آپ کی اللہ تعالیٰ شرکت قبول فرمائے یہ عمل ہے کہ ہم تفرک بازی میں نہ پڑیں ہم کوشش کریں جتنی ہم سہہ ہو سکے یہ تفرک بازی ختم ہو بس ایک امت حضور کے ہیں رسول اللہ کو مانتے ہیں، اللہ کو مانتے ہیں، اللہ کی کتاب کو مانتے ہیں لیکن سب ایک ہیں تفرک کے ہاں سہہ آگئے ان تفرکوں کی بنیاد پر ظاہر ہے کوئی آدمی نہ رسول اللہ کو خوش کر سکتا ہے نہ اس کی رسوائی اللہ تک ہو سکتی ہے اور نہ وہ کسی بھی حال میں جنت میں جاسکتا ہے اس لئے کہ وہ رسول اللہ کا وعدہ ارشاد ہے... جو بندہ میری امت کا جو بندہ تاصب میں گیا وہ میری صفت ہے نہ میں اور اس کو میری شفاعت نصیب نہیں ہو گی اس طرح قرآن پاک میں یہ عمل ہے کہ اللہ کے رسول اللہ... عربی آیت... فرکہ اور رسول اللہ کا ارشاد ہے: جو آدمی تاصب میں گیا اس نے اپنے بھائی کا بھائی نہ سمجھا اس کے اندر اب دیکھئے تفرک میں بنیادی خرابی ہے کہ دیوبندی صاحبان کہتے ہیں کہ ہم سیدھے راستے پر ہیں تو ہمیں جنت ملے گی، بریلوی حضرات کہتے ہیں صاحب ہم سیدھے راستے پر ہیں ہمیں جنت ملے گی، اہل حدیث صاحبان کہتے ہیں نہ میں نہ میں میں سیدھے راستے پر ہیں ہمیں جنت ملے گی پتا چلے گا مرنے کے بعد مرنے کے بعد بھی کہ ہاں پتا چلتا ہے حشر نشر میں پتا چلتا ہے کہ کون جنتی ہے کون دوزخی تو جب ہم یہ کہتے ہیں ہم جنتی ہیں تو یا ملا شیطان ہمارے ذہن میں وسوسہ اور خناک ڈال دیتا ہے کہ ہم کہتے ہیں میں لیکن جب ہم اپنے آپ کو جنتی قرار دیتے ہیں تو اس کا یہ مفہوم نکلتا ہے اور شیطانی وسوسہ ہمیں اس طرف لیجاتا ہے کہ یہ لوگ جو ہیں تو ایک آدمی جو کلمہ پڑھ رہا ہے، اللہ کی توحید کا اقرار کر رہا ہے تو رسول اللہ پر کلمہ پڑھ رہا ہے، قرآن پاک کی تلاوت کر رہا ہے، نماز بھی پڑھ رہا ہے، روزہ بھی رکھ رہا ہے، حج بھی کر رہا ہے، وہ اجتماعی طور پر یہی صبح اس کو آدمی ہے سوچے اور سمجھے کہ ساری جنت بھی یہی ہے، دوزخ بھی یہی ہے، اس سہہ بڑی سعید برائی ختم ہو جاتی ہے تو یہ تفرک بازی جو ہے جو بنیادی طور پر صراط مستقیم سہہ آدمی کو دور کر دیتی ہے وہ بندہ جو تفرک میں گرتا ہے وہ شیطان کا دوست ہے اللہ کا نہیں اور جو شیطان کا دوست نہیں ہے رسول اللہ کے مشن پر آپ خود فرمان

میں آپ کو ملے گی کہ رسول اللہ ﷺ اندر معافی تھی ہر آدمی کو رسول اللہ ﷺ نے معاف فرما دیا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ یہی کہا کہ سارے مسلمان بھائی بھائی بن کر رہیں، آپ اپنے گھر میں لڑیں نہ، ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے اور ایک دوسرے کے ساتھ پیار کریں ایک دوسرے کے دوکھ درد میں شریک ہوں یہی مشن ہے رسول اللہ ﷺ جب ان کے برعکس شیطان کامشن پر ہم غور کرتے ہیں تو شیطان کا مشن یہی تخلیق ہے کہ آپس میں لڑادو، فساد پھیلا دو، خون خرابہ کر دو، بھائی کو بھائی سے لڑا دو، شیطان کا مشن ہے تو اگر آپ ایسے مشن میں زندگی گزار رہے ہیں تو اگر آپ ایسے راستے پر چل پڑے گے جس راستے میں نفرت ہے، جس راستے میں تاتر ہے، جس راستے میں تفرک ہے تو یہ شیطانی مشن ہے اللہ کا مشن کبھی نہیں ہو سکتا اللہ کو مشن ہے توحید و توحید کی دعوت دینا اور ساتھ ہی ساتھ امت مسلمہ کو یہ حکم دینا کہ جس طرح تم فیض مانگتے ہو اسی طرح ساری مسلمان قوم بھی ہے اور جب ساری مسلمان قوم (ڈھائی منٹ کی ریکارڈنگ غائب)